2اپریل 1957

ازعدالت عظمیٰ

بھگوان داس

بنام

ریاست راجستھان

(بھگوتی اور جے۔ایل۔کپور جسٹس صاحبان)

بری ہونے کے خلاف اپیل-جب عدالت عالیہ مداخلت کرسکتی ہے-اقرار بوقت مرگ-ماہرشواہد کی اہمیت-نصابی کتابوں کے حوالے سے غلت ثابت کرنا-عمل-شواہد کی حوصلہ افزائی-سپریم عدالت کی طرف سے مداخلت۔

عدالت عالیہ کو بری ہونے کے فیصلے کو اس وقت تک خارج نہیں کرنا چاہیے جب تک کہ ایسا کرنے کی ''ٹھوس اور مجبورکن'' وجوہات نہ ہوں۔

سورج پال سنگھ بنام ریاست، (1952) ایس سی آر 193، اجمیر سنگھ بنام ریاست پنجاب، (1953) ایس سی آر 418، اجیر راجہ کھیما بنام ریاست سوراشٹر، (1955) 2ایس سی آر 1285۔حوالہ دیا گیا۔

کسی ماہر گواہ کے ثبوت کونمٹانے کا یہ تسلی بخش طریقہ نہیں ہے کہ اسے نصابی کتابوں کے حوالے سے غلت ثابت کیا جائے جب تک کہ وہ حوالہ جات جن سے اس کی رائے کوغلت ثابت کرنے کی کوشش کرنے والے حصے اس کے سامنے نہ رکھے جائیں۔سندر لال بنام ریاست مدھیہ پردیش، اے۔آئی۔آر۔(1954) ایس۔سی۔28، حوالہ دیا گیا۔

اگرچہ سپریم کوٹ عدالت عالیہ کے نتائج میں مداخلت نہیں کرے گی کیونکہ ملزم کے جرم یا بے گناہی کے بارے میں شواہد پر اس کے نتائج عدالت عالیہ سے مختلف ہیں، پھر بھی جہاں ثبوت ایسا ہے کہ کوئی ٹریبونل جائز طور پر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ ملزم مجرم ہے تو سپریم کوٹ سزا کو کالعدم قرار دے گی۔

اسٹیفن سینی ویراتنے بنام دی کنگ، اے آئی آر (1936) پی سی 289، پر انحصار کیا۔

فوجداری اپلیٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 50 بابت 1957۔

1953 کے بنیادی فوجداری کیس نمبر 74 میں گنگا نگر سیشن جج کی عدالت میں 23 مارچ 1954 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی 1954 کی فوجداری اپیل نمبر 119 میں جودھ پور میں راجستھان عدالت عالیہ کے 27 جنوری 1956 کے فیصلے اور حکم

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and integrity of this document

سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے۔موہن بہاری لال

مدعا علیہ کے لئے۔کان سنگھ اور ٹی ایم سین

2 اپریل 1957 ،عدالت کا فیصلہ کا پور جج کے ذریعے سنایا گیا تھا بھگوانداس اور نیترام دو بھائی ہیں جو مسمات رامیشوری کے ساتھ ہیں۔ایک سابقہ کی بیٹی پر گنگانگر کے سیشن جج نے تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت مقدمہ چلایا لیکن انہیں بری کر دیا گیا۔راجستھان کی عدالت عالیہ میں اپیل پر، بھگوان داس اور نیترام کو بری کرنے کے حکم کو برقرار رکھا گیا اور انہیں دفعہ 302 کے ساتھ پڑھی جانے والی دفعہ 34 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور عمر قید کی نقل و حمل کی سزا سنائی گئی۔مسماۃ رامیشوری کے حوالے سے حکم کی تصدیق ہوئی اور اسے بری کر دیا گیا۔سزا یافتہ افراد نے اپیل کے لیے آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت خصوصی اجازت حاصل کی ہے۔

اپیل دو بنیادوں پر کی گئی ہے:

(1) کہ اپیل گزاروں کے خلاف ایسا کوئی ثبوت نہیں تھا جو سزا کی ضمانت کے لئے کافی ہو (2) کہ بری ہونے کے فیصلے کو واپس لینے کی کوئی پر زور وجوہات نہیں تھیں۔

استغاثہ کے مطابق ،نہر کا بہاؤ عارضی طور پر بند ہونے کے بعد 5 مئی 1953 کو دوبارہ شروع ہوا۔اور اگرچہ پانی لینے کی باری اس کی نہیں تھی، متوفی شیولال کو اپنے کھیتوں کی آبپاشی کے لیے پانی لینے کی اجازت دی گئی۔6 مئی کو نہر اپنی پوری صلاحیت سے بہہ رہی تھی اور شیولال کو پانی لینی کی اپنی باری تھی جو صبح 8 بجے سے 2 پی تک 6 گھنٹے کی مدت کی تھی۔لیکن اس نے اپنی زمینوں کو صبح 8 بجے سے لیکر صبح 0.130 بجے تک پانی دیا کیونکہ گاؤں کا ڈگی (تالاب) جو خالی تھا اسے بھرنا پڑا تھا۔میرب رام کرن PW۔1 نے شیولال کی رضامندی سے پانی کو ڈگی میں بھرنے کے مقصد سے موڑ دیا،اس نے (شیولال) سے وعدہ کیا کہ وہ اسے اپنی پانی کی بقیہ باری ڈگی بھرنے کے بعد یعنی ساڑے تین گھنٹے کے لیے دے گا۔7 تاریخ کو دوپہر 1 بجے تک ڈگی بھر گئی۔اس کے بعد شیولال نے پانی کو اپنے کھیت میں موڑنا چاہتا تھا لیکن بھگوان داس نے اسے یہ دعوی کرتے ہوئے ایسا کرنے سے روک دیا کہ باری اس کی ہے۔رام کرن میرب PW۔1 کے مطابق بھگوان داس کی باری سورتا کے بعد تھی جس کی باری شیو لال کے بعد تھی۔

جیسے ہی شیولال کو پانی کی باری لینے سے روکا گیا تو وہ گاؤں کی طرف یہ کہتے ہوئے چلنے لگا کہ وہ جا کر میراب سے بات کرے گا۔اس کے بعد بھگوانداس چلایا کہ "دشمن جا رہا ہے" اور شیولال کے سر پر کاسی سے مارا۔

نیترام نے پھر شیولال کو لاٹھی سے مارا جس کے نتیجے میں وہ نیچے گر گیا اور پھر دونوں نے شیولال اور مسماۃ رامشوری کو بھی مارا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

الزام لگایا گیا تھا ،کاسی کے لکڑی کا ہینڈل اس مار پیٹ میں استعمال ہوئی۔ یہ واقعہ ہزاری PW ۔3 نے دیکھا جو سورتا کے میدان میں اپنے اونٹوں کو چروا رہا تھا۔ وہ اس جگہ پر گیا جہاں مار پیٹ ہو رہی تھی اور حملہ آوروں پر چلایا جو اپنی کاسی چھوڑ کر " چلے گئے"۔ ہزاری نے شیولال کو شدید زخمی اور بے ہوش پایا۔ اس نے اسکے چہرے پر کچھ پانی چھڑکا یا جس سے شیولال کو ہوش آیا اور شیولال نے ہزاری سے کہا کہ وہ اسے تھانے لے جائیں لیکن ہزاری نے حکما کے کھالہ (خرمن گاہ) تک چلنے میں اس کی مدد کی جو اس جگہ سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھا۔ ہزاری PW ۔3 نے بیان دیا ہے کہ اس نے شیولال کو، جورا، جگمل، بھوگر، بیگرم اور بنجا کے ساتھ چھوڑا، اور ان کے پوچھنے پر اس (ہزاری) نے انہیں وہی بتایا جو اس نے دیکھا تھا۔ اس کے بعد شیو لال کو ریزن نگر بھاگو اور جگمل نے اونٹی پر سوار ہو کر گیان رام PW ۔4 کی دکان پر لے گئے۔ وہاں شیولال نے گیان رام کو یہ بھی بتایا کہ بھگوان داس، نیترام اور رامیشوری نے پانی کے تنازعہ کی وجہ سے اس پر حملہ کیا تھا اور گیان رام سے بھی کہا کہ وہ اپنے بیٹے رام پرتاپ اور اس کے ارتیہ (کمیشن ایجنٹ) اشرداس کو بھیجیں۔ رام پرتاپ تقریبا شام 6 بجے آیا۔ شیولال نے اسے کہانی دہرائی اور پھر جگمل، بھاگو اور دیگر اسے ہسپتال لے گئے۔ ہسپتال میں ڈاکٹر PW ۔11 نے ان کا علاج کیا تھا لیکن اگلے دن (8 تاریخ) 8 بجکر 15 منٹ پر ان کی موت ہو گئی۔

ابتدائی اطلاعی رپورٹ جو کہ سابقہ P ۔1 رام پرتاب ولد شیولال کے ذریعے ایک تحریری رپورٹ پر مبنی تھی۔ یہ 7 مئی کو تقریبا شام کے 30-7 بجے ریکارڈ کیا گیا تھا۔ استغاثہ نے دو چشم دید گواہوں کے شواہد، 3 افراد نے اقرار بوقت مرگ سے پہلے دیے گئے بیانات اور کاسی کی بازیابی پر اپنے مقدمے کی حمایت کی۔ انہوں نے دو چشم دید گواہوں بیگرم PW ۔2 اور ہزاری PW ۔3 کو پیش کیا۔ اقرار بوقت مرگ کے بیانات تین افراد سے لئے گئے، پہلا جورا PW ۔7، بعد میں گیان رام PW ۔4 کو ان کی دکان پر اور آخر میں رام پرتاپ PW ۔5 سے لیا گیا جو شام 6 بجے دکان پر پہنچا۔ اگر گواہی بوقت مرگ پر لی گئی تھی تو یہ اس وقت ہوا ہوگا۔

ڈاکٹر کی گواہی کے مطابق جب شیولال کو شام کے 5 بجے ہسپتال لایا گیا تو وہ بے ہوش تھا۔ اس کے جسم پر 15 چوٹیں تھیں، جن میں سے چوٹ نمبر 1 تیز دھار ہتھیار سے تھی اور چوٹ نمبر 2 کند ہتھیار سے تھی اور یہ دونوں چوٹیں شدید تھیں اور "انفرادی اور اجتماعی طور پر موت کا سبب بننے کے لیے کافی مہلک تھیں"۔

قابل سیشن جج نے تمام شواہد پر اعتبار نہ کرتے ہوئے ملزم کو بری کر دیا۔ ان کی رائے تھی کہ استغاثہ کی طرف سے پیش کردہ ثبوت "شک سے پاک نہیں تھے اور انہیں مجرم قرار دینے کے لیے کافی نہیں تھے"۔ بیگرام PW ۔2 پر سیشن جج اور عدالت عالیہ دونوں نے یقین نہیں کیا تھا۔ قابل سیشن جج نے ہزاری کو "آسان سے بے جھجک جھوٹا" قرار دیا مگر اس کی گواہی کو عدالت عالیہ نے قبول کرلیا۔ دونوں عدالتوں نے رام پرتاپ کے بیان کو مسترد کر دیا لیکن گیان رام اور جورا کے بیانات کو عدالت عالیہ نے قبول کرلیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حالانکہ انہیں سیشن جج نے مسترد کر دیا تھا۔

عدالت عالیہ نے ایک چشم دید گواہ ہزاری PW۔3 اور دو گواہوں کی گواہی پر بھروسہ کیا ہے جن کے سامنے شیولال نے مبینہ طور پر اقرار بوقت مرگ دو بیانات دیے تھے۔ ہزاری اور بیگا کی گواہی کے درمیان واضح تضادات ہیں۔ عدالت عالیہ کے قابل جج صاحبان نے یہ کہتے ہوئے اسے خارج کیا کہ بیگا کی موجودگی "موقع پر سنگین شکوک وشبہات پر عیاں ہے۔ جیسا کہ، ہماری رائے میں، کسی دوسرے شخص کے بیان کا استعمال کرتے ہوئے جو ممکنہ طور پر وہاں موجود نہیں تھا۔" کو اس شخص کے بیان کی تردید کرنا مناسب نہیں ہے جو موقع پر موجود تھا۔

قابل ججوں نے ہزاری کے حوالے سے درج ذیل اہم مشاہدے کیے ہیں:

"ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ہزاری نے یہ اس لیے کہا تھا کیونکہ استغاثہ بیگا کو پیش کر رہا تھا، اور اسے یہ کہنے کے لیے کہا گیا ہوگا کہ بیگا بھی موجود تھا۔ جہاں تک اس واقعے کے بارے میں ہزاری کی دلیل کا تعلق ہے، اس کے بیان کے اس حصے پر شک کرنے کے لیے اس کی جانچ سے کچھ بھی سامنے نہیں آیا ہے۔"

انہوں نے سماعت عدالت اور پولیس کے سامنے ہزاری کے بیانات میں دیگر تضادات کی طرف بھی اشارہ کیا، لیکن انہیں کوئی اہمیت نہیں دی گئی۔ اگر جیسا کہ عدالت عالیہ کے قابل ججوں نے مشاہدہ کیا، ہزاری نے صرف اس وجہ سے بیگا کی موجودگی کا ذکر کیا تھا کہ مؤخرالذکر کو استغاثہ کے گواہ کے طور پر پیش کیا جانا تھا اور کیونکہ اسے (ہزاری) کو اس کا ذکر کرنے کے لیے کہا گیا تھا، تو یہ اس سے بھروسہ کرنے پر اتنا مادی طور پر ہٹ جائے گا کہ اس کی گواہی کو کسی بھی بڑی اہمیت کے طور پر قبول کرنا خطرناک ہوگا جو کہ مسماۃ رامیشوری کی بے گناہی تلاش کرنے کے بارے میں مشکوک ہے۔

ثبوت کا دوسرا حصہ جس پر استغاثہ نے انحصار کیا وہ شیولال کی طرف سے موت کے وقت دو آخری بیانات گیان رام PW۔4 اور جورا PW۔7 کو دئے گئے تھے۔ خامیوں کے علاوہ جوان دو کی گواہی میں لئے گئے متعلقہ بیانات میں مادی تضادات کی وجہ سے اس معاملہ میں بہت سے مقام پر درپیش ہیں اور جن کی طرف قابل سیشن جج نے اشارہ کیا ہے جس نے گیان رام کے بارے میں کہا: "ایسی صورت حال میں، میں گیان رام کے بیان کو کوئی اہمیت دینے سے انکار کرتا ہوں۔ اگر واحد چشم دید گواہ ہزاری کے بیان کو نظرانداز کیا جاتا ہے تو ان کا ثبوت سزا کو برقرار رکھنے کے لیے ایک یقینی بنیاد نہیں ہوسکتا، کیونکہ اس معاملے میں اسے نظرانداز کیا جانا چاہیے؛ کیونکہ عام طور پر جس قسم کا اقرار بوقت مرگ جس پر استغاثہ نے بھروسہ کیا ہے وہ خود ہی قتل کے الزام میں سزا کو برقرار رکھنے کے لیے ناکافی نہیں ہے۔

قابل سیشن جج کی رائے تھی کہ ڈاکٹر PW۔11 کی گواہی نے یہ دلیل دی کہ شیولال ہکما کے خالہ تک کی تھوڑی دوری تک چل سکتا یا بات کرنے کے قابل تھا تاکہ بیان بوقت مرگ دے سکے، ممکن ہی نہیں۔ لیکن عدالت عالیہ کے قابل ججوں نے یہ کہہ کر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس معاملے کو خارج کیا کہ ڈاکٹر نسبتا جوان تھا اور اس کا بیان مودی اور لیون جیسے مصنفین کی کتابوں میں ظاہر کردہ رائے پر طبی اصول سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ ان مصنفین کی رائے دی گئی تھی بالکل اسی طرح کے حالات کے حوالے سے تھے جو اب اس معاملے میں ہمارے سامنے آیا اور نہ ہی یہ کسی ماہر کے ثبوت کو نمٹانے کا تسلی بخش طریقہ ہے جب تک کہ یہ اس کی رائے کو غلط ثابت نہ کرے اس کے سامنے نہ رکھا جائے۔ سندر لال بنام ریاست مدھیہ پردیش میں اس عدالت نے ججوں کو طبی گواہوں کے سامنے رکھے جانے کی عدم موجودگی میں اس طرح کے حصوں پر بھروسہ کر کے ملزموں کے خلاف منفی نتائج اخذ کرنے سے انکار کر دیا۔عدالت عالیہ کے قابل ججوں نے اقرار بوقت مرگ کے دو بیانات کی درستگی کی حمایت میں ان گواہوں کی گواہی کو قبول کرنے میں غلطی کی اور نہ ہی متوفی کے بیان کو مبینہ طور پر اس کیس کے حالات میں ملزم کی سزا کی حمایت کرنے کے لیے کافی سمجھا جا سکتا ہے۔کاسی کی بازیابی ایک مکمل طور پر غیر جانبدار صورتحال ہے کیونکہ یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ اس کا تعلق بھگو انداس سے تھا۔

اگرچہ یہ عدالت،عدالت عالیہ کے نتائج میں مداخلت نہیں کرے گی کیونکہ ملزم کے جرم یا بے گناہی کے بارے میں شواہد پر اس کے نتائج عدالت عالیہ سے مختلف ہیں، پھر بھی جہاں ثبوت ایسا ہے کہ کوئی ٹریبونل اس سے جائز طور پر یہ نتیجہ نہیں نکال سکتی کہ ملزم مجرم ہے، یہ عدالت سزا کو کالعدم قرار دے گی۔ پریوی کونسل کی عدالتی کمیٹی نے اسٹیفن سینی ویراتنے بنام کنگ (1) میں سزا کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا:

......یہاں مجموعی طور پر لیے گئے شواہد کی کوئی بنیاد نہیں ہے،جس پر کوئی بھی ٹریبونل جائز طور پر اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ اپیل کنندہ مجرم تھا......"

ہمارے خیال میں موجودہ معاملے میں ثبوت اس معیار کا ہے اور ملزم کے جرم کا کوئی جائز اندازہ مناسب طریقے سے نہیں لگایا جا سکتا۔

دوسرا نقطہ جس پر عدالت عالیہ کے فیصلے پر اعتراض کیا جاتا ہے وہ بری ہونے کے فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لیے مجبور کرنے والی وجوہات کا فقدان ہے۔

اس عدالت نے کہا ہے کہ عدالت عالیہ کو بری کرنے کے فیصلے کو اس وقت تک مسترد نہیں کرنا چاہیے جب تک کہ ایسا کرنے کی "ٹھوس اور مجبور کن" وجوہات نہ ہوں۔سورج پال سنگھ بنام ریاست (2)،اجمیر سنگھ بنام ریاست پنجاب (3)،اجیر راجہ کھیما بنام ریاست سوراشٹر (4)۔عدالت عالیہ کو عدالت ٹرائل کورٹ کے نتائج میں مداخلت کا جواز پیش کرنے والے ایسی کسی وجوہات کو ظاہر نہیں کرتا ہے۔

اس لیے ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہے،راجستھان عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہے،سیشن جج کے فیصلے کو بحال

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرتے ہے اور ملزم کو بری کرنے کا حکم دیتے ہے۔

اپیل کی اجازت دی جاتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document